ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمہ داریاں (تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں)

محمد عبداللہ*

اسلام دنیا میں امن، خیراور سلامتی کا داعی ہے اور اس کی یہ تعلیمات زندگی کے ہر گوشے میں مطلوب ہیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل کو ہر زمانے میں وحی الٰہی اور آسمانی ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا جنھوں نے اپنی قوم کی زبان میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری ذمہ داری، دیانت وامانت اور تمام تر توانائیوں کے ساتھ پہنچایا۔ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۱)

سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات ہے جن کو قرآن حکیم نے داعیاً الی اللہ (۲) کے خطاب سے نوازا اور اسی دعوت اور پیغام ربانی کو امّت تک پہنچانا آپ کی بنیادی ذمہ داری قرار پایا۔ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (۳)

دوسری طرف قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے ''بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ'' (۴) کا خطاب دیا کہ جس کا امت کو پہنچانا مقصود تھا۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے فریضۂ رسالت کو کس طرح پہنچایا اس کے لیے آپ کے آخری پیغام حجۃ الوداع کے موقع پر ہزاروں امتیوں کا یہ اقرار کافی ہوگا: أديت الأمانة و بلّغت الرسالة و نصحت الأمة (۵) آپ نے اسی ابلاغ اور پیغام رسالت کو امت مسلمہ پر قیامت تک کے لیے لازم قرار دیا۔ فليبلغ الشاهد الغائب (۶)

اسی تناظر میں ذرائع ابلاغ کا قرآن وسنت کی تعلیمات میں جائزہ لینا از حد ضروری ہے۔ اگرچہ ذرائع ابلاغ کی اہمیت ہر دور میں مسلّم رہی ہے مگر عصر حاضر میں اس کی وسعت کے پیش نظر افادیت دو چند ہوگئی ہے۔ اس لحاظ سے ذرائع ابلاغ کی حدود وقیود، ذمہ داریوں اور کردار کی بحث ناگزیر ہوگئی ہے اور موضوع ''ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمہ داریاں۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں'' انتہائی بروقت اور وقت کا تقاضا ہے۔

مقالہ کا خاکہ ومنہج:

مذکورہ عنوان پر مقالے کے منہج واسلوب کا جائزہ درج ذیل عنوانات کے تحت لیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ذرائع ابلاغ کا مفہوم ومترادفات
۲۔ ذرائع ابلاغ کی دورِ جدید میں اہمیت
۳۔ ذرائع ابلاغ اور اسوۂ رسول ﷺ
۴۔ ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمّہ داریاں (ایجابی پہلو)
۵۔ ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمہ داریاں (سلبی پہلو)
۶۔ تجاویز وسفارشات

---

*ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۷۔ حوالہ جات وحواشی

۱۔ ذرائع ابلاغ کا مفہوم ومترادفات:

دورِ جدید میں ذرائع ابلاغ کا مفہوم بہت وسعت اختیار کر گیا ہے جس کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

۱.۱ ابلاغ کا مفہوم:

ابلاغ عربی زبان کا لفظ ہے جو بلغ (باب نصر) سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی پہنچا دینا یا مقصد تک رسائی حاصل کرنا کے ہیں۔ بلّغ عنه الرسالة الی القوم پیغام رسائی کرنا۔(۷) لغات القرآن میں ابلاغ کے معنی انتہائی مقصد منتہی تک پہنچنے کے آتے ہیں خواہ مقصد ومنتہی کوئی مقام ہو یا وقت یا کوئی شے۔(۸)

قرآن حکیم میں بلغ، ابلاغ اور بلاغ کے الفاظ متعدد مواقع پر استعمال ہوئے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (۹)

''اے رسول ﷺ آپ کے پروردگار کی طرف سے جو کچھ اترا ہے اس کو پہنچاؤ۔''

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ (۱۰)(پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا دیا)

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاس (۱۱)(یہ قرآن لوگوں کے لئے اعلان ہے)

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ (۱۲)(جو لوگ اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے)

وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنِ (۱۳)(اور رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے)

دینی اصطلاح میں دعوت، تبلیغ اور نیکی کی بات دوسروں تک پہنچانا ہے۔ لیکن ابلاغ اپنے مفہوم کے لحاظ سے عام ہے اور اس میں دینی یا غیر دینی، اچھی یا بری بات کی کوئی قید نہیں۔ مطلق پہنچانا ہے کوئی پیغام، کوئی بات اور کوئی خبر بھی ابلاغ کا موضوع بن سکتی ہے۔ جب کسی بات، خبر یا پیغام کو عام لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جاتا ہے تو وہ ابلاغ عامہ کہلاتا ہے۔(۱۴)

ابلاغ کی اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے نفیس الدین سعدی لکھتے ہیں:

> ''ابلاغ اس ذریعہ علم یا خبر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص، کوئی اطلاع، خیال یا جذبہ دوسروں تک منتقل کرتا ہے۔''(۱۵)

ابلاغ کے لیے ضروری نہیں کہ اس کے لیے الفاظ ہی استعمال کیئے جائیں۔ آرٹسٹ اپنے خیالات کا اظہار رنگوں کے ذریعے کرتا ہے۔ عکاس اپنا نظریہ دوسروں تک پہنچانے کے لیے سنو لائٹ اور کیمرے کا سہارا لیتا ہے۔ ایک اداکار اپنے جذبات کے اظہار کے لیے اپنی زبان اور چہرے کے تاثرات کو ذریعہ بناتا ہے۔(۱۶)

ابلاغ کا عمل دو عناصر سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ پیغام رساں کیا پیغام دینا چاہتا ہے، دوسرے اس پیغام کی

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ترسیل وتکمیل کے لیے وہ کون سا طریقہ یا ذریعہ استعمال کرتا ہے۔ موخر الذکر ہی کو ذرائع، سے تعبیر کرتے ہیں اور دونوں کے مرکب کو''ذرائع ابلاغ'' کہا جا سکتا ہے۔

۱.۲ ابلاغ کے مترادفات:

ابلاغ کے متعدد مترادفات ملتے جلتے مفہوم کو ادا کرتے ہیں جن کا یہاں پر تذکرہ مناسب ہوگا۔

ا۔ کمیونیکیشن (Communication)

انگریزی میں ابلاغ کے لئے لفظ Communication استعمال ہوتا ہے۔ جس کا مطلب دوسروں تک اپنے خیالات پہنچانے، اپنا مطلب واضح کرنے، معلومات پہنچانے اور بات چیت کے ہیں۔(۱۷)

"Communication is an act of transmitting ideas, attitudes and informations from one person to another". (۱۸)

۲۔ صحافت (Journalism)

ابلاغ کے معنوں میں لفظ صحافت بھی مستعمل ہے جو عربی زبان کے لفظ صحیفہ سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی کتاب یا رسالہ کے ہیں۔ ابن منظور کے خیال میں الصحیفه التی یکتب فیها والجمع صحائف و صحف (۱۹) وہ چیز جس پر کچھ لکھا جائے اس مناسب سے ورق کی ایک جانب یعنی صفحہ کو صحیفہ کہتے ہیں۔ اور جدید عربی میں صحیفہ بمعنی جریدہ اور اخبار بھی مستعمل ہے۔(۲۰)

اصطلاحاً صحافت سے مراد، روزانہ کے واقعات کو تحریر، آواز اور تصاویر کی صورت میں پیش کرنے کو کہتے ہیں اس کے لیے انگریزی کا لفظ Journalism مستعمل ہے۔ انگریزی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Journalism is the collection and perrodical publishig of current news. It was confined for centuries to newspapers and magzines".(۱۹)

۳۔ میڈیا (Media):

میڈیا بھی انگریزی زبان کا لفظ ہے اردو میں اس کا ترجمہ ذرائع ابلاغ یا صحافت ہی کہا جاتا ہے۔ میڈیا میں مطبوعہ اور برقی صحافت کے تمام ذرائع خواہ وہ سمعی ہوں یا بصری شامل ہیں۔

۱.۳ ذرائع ابلاغ کی اقسام:

قدیم زمانہ میں ابلاغ کے طریقے سادہ تھے۔ لوگ زیادہ تر زبان و بیان سے ہی ابلاغ کا کام لیتے تھے بعد ازاں لوگ لکڑی کی چھالوں اور تختیوں پر لکھ کر ابلاغ کرتے تھے۔ چھاپہ خانہ کی ایجاد سے طباعت وابلاغ کی دنیا میں انقلاب رونما ہوا پھر ریڈیائی صحافت کا آغاز ہوا تو لوگوں کو خبریں پڑھ کر سنائی جانے لگیں، پھر ٹیلی ویژن کی آمد سے مزید انقلاب رونما ہوا

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کمپیوٹراورانٹرنیٹ نے توذرائع ابلاغ کی دنیاہی بدل دی ہے۔ارتقاءکایہ سفرجاری وساری ہے۔

؎ محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

تاہم دورجدیدمیں ذرائع ابلاغ کودرج ذیل حصوں میں تقسیم کیاجاسکتا ہے۔

۱۔ مطبوعہ ذرائع ابلاغ (Print Media):

اس حصہ میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن میں قلم وقرطاس اور چھاپہ خانہ استعمال ہوتا ہے۔مطبوعہ موادمیں کتب و رسائل،اخبارات ومجلّات،پوسٹرز،ہینڈبلزوغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ برقیاتی ذرائع ابلاغ (Electronic Media):

وہ تمام ذرائع جن میں بجلی ، روشنی (Light)استعمال ہوتی ہے ان میں ریڈیو، ٹیلی ویژن،فلم، وی ۔سی ۔آر،کیبل،سلائیڈزاور ہیڈپروجیکٹرشامل ہیں۔علاوہ ازیں دورجدیدمیں کمپیوٹر،انٹرنیٹ بالخصوص سیٹلائٹ سے منسلک جملہ ذرائع بھی اسی کی ذیل میں آتے ہیں۔الیکٹرانک میڈیاکومزیددوحصوں میں تقسیم کیاجاسکتا ہے۔

ا) سمعی ذرائع(Audio Media)اس میں کان سے سنے جانے والے جملہ ذرائع شامل ہیں۔

ب) بصری ذرائع(Video Media)اس میں آنکھ سے دیکھے جانے والے جملہ ذرائع شامل ہیں۔

۳۔ سماجی ذرائع ابلاغ(Social Media):

اگرچہ اس کا شماربھی برقی ذرائع ابلاغ میں ہوتا ہے مگراس کی اہمیت کے پیش نظر دورجدیدمیں اس کا تذکرہ الگ سے بھی کیاجاسکتا ہے۔اس میں ای۔میل،فیس بک،ٹویٹر،لنکڈان،یوٹیوب اورسکائپ وغیرہ شامل ہیں جن کے ذریعے دنیا بھرکے مختلف افرادبالواسطہ یابلاواسطہ رابطہ کرسکتے ہیں۔اورافکاروخیالات ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں۔

۲-ذرائع ابلاغ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کوزبان وبیان اور لکھنے، پڑھنے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ابلاغ کے جوذرائع انسان کومیسر ہیں وہ کسی اورمخلوق کومیسر نہیں۔علم وعقل کے امتیاز کے ساتھ وہ اظہاراورابلاغ کے متنوع اسالیب اختیار کرسکتا ہے۔زبان و بیان کاذکراللہ تعالیٰ نے یوں کیاہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ.(۲۲) اسی نے انسان کوپیداکیا،اسی نے اسکوبولناسکھایا۔

لکھنےاور پڑھنےکاذکر یوں کیاہے:

اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ .(۲۳)

پڑھوتمہاراپروردگاربڑاکریم ہے،جس نےقلم کے ذریعےانسان کووہ باتیں سکھائیں جس کووہ نہیں جانتا تھا۔

انسانی ابلاغیات کااگرجائزہ لیں تواس کا آغاز پہلےانسان سے ہی ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جوعلم

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سکھایا وہ ابلاغ الٰہی کا پہلا سبق تھا۔ بندے کا اپنے رب کا پیغام وصول کرنا اور اسے آگے دوسرے انسانوں تک پہنچانا کارِ نبوت ٹھہرا اور حیات انسانی میں وحی کا ذریعہ قائم ہوا۔ نبی اور رسول ﷺ تاریخ انسانی کے پہلے مبلغ (Communicator) ہیں۔

دورِ جدید میں پوری دنیا عالمی اکائی (Global Village) کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور یہ سب کچھ ذرائع ابلاغ کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثرات کی بدولت ہوا ہے۔ کسی بھی ریاست و مملکت کے استحکام میں جو بنیادی عوامل کارفرما ہوتے ہیں ان میں مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے ساتھ ذرائع ابلاغ کو بھی چوتھے ستون کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر خالد علوی ذرائع ابلاغ کی اسی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''ذرائع ابلاغ نے انسانی زندگی کو نئی رفتار اور نئی معرفت عطا کی ہے۔ انسان کو گردوپیش کا شعور دیا ہے اور زندگی کے مسائل کی نقاب کشائی کی ہے۔ اگر غور کریں تو دورِ حاضر کی تمام تر علمی ترقی و خوشحالی، سائنسی ایجادات اور علمی تحقیقات کا ادراک انہی ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ سیٹلائٹ کی ایجاد نے تو پوری دنیا کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ دنیا میں ہونے والے تمام واقعات و حادثات ٹیلی ویژن سکرین پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ نے معلومات اور آگہی میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ صرف معلومات ہی کا نہیں، تفریح کا ذریعہ بھی ہے۔ سائنسی تحقیقات، تازہ خبریں و تبصرے، کھیلوں کے مناظر، موسیقی اور تعلیمی پروگرام، وہ پہلو ہیں جن سے ذرائع ابلاغ نے روزمرہ زندگی کی رونقیں بڑھائی ہیں۔ عالمی آگہی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں کوئی واقعہ یا حادثہ رونما ہوتا ہے تو ہر شخص اس سے واقف ہوتا ہے۔''(۲۴)

ذرائع ابلاغ کا دائرہ کار فرد کی ذات سے لے کر اجتماعیت و حکومت تک محیط ہے اور اس کے اثرات کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بلاشبہ ہر شے کے مثبت اور منفی دو رخ ہوا کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسے افراد بھی ہر معاشرے میں رہے ہیں خواہ قلیل تعداد میں کیوں نہ ہوں جو ذرائع ابلاغ کو شیطانی آلات سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تو بنیادی طور پر آلات و ذرائع ہیں، ان کا مثبت یا منفی استعمال ان کے پس پردہ قوتوں پر ہی منحصر ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان کے مضر اثرات سے فرد و معاشرہ کو بچایا اور تعمیری اور مثبت اثرات کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ۲۴ مئی ۱۹۴۸ء کو سری نگر میں کشمیر کے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

> ''صحافت ایک بڑی قوت ہے جو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی، اگر یہ ٹھیک نہج پر ہو تو رائے عامہ کی رہنمائی بھی کر سکتی ہے۔''

ذرائع ابلاغ کا بنیادی کردار صحت پر مبنی خبروں کی اشاعت، معاشرے میں خیر و تعاون کا فروغ اور شر و فساد کا خاتمہ ہے۔ عوام کی ضروریات اور مسائل سے حکومتوں کو آگاہ کرنا اور دونوں کے حقوق و فرائض کے شعور کو بیدار کرنا ہے۔

نجی زندگی کا تحفظ اور بنیادی انسانی حقوق کی پاس داری کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔ معاشرہ اور ملکی سطح پر اخلاق، قانون اور آئین کے نفاذ کی ترغیب دلانا ہے۔ علاوہ ازیں داخلی انتشار، فرقہ واریت، نسلی و لسانی اور علاقائی تعصّبات کا خاتمہ کرنا اور قومی و ملی یکجہتی کو فروغ دے کر ملکی سالمیت و استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے اس کردار پر ڈاکٹر

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خالدعلوی مزید یوں روشنی ڈالتے ہیں:

''ذرائع ابلاغ کوحکومتوں اورعوام کے درمیان ایک موثر رابطے کا مرتبہ حاصل ہے۔ان کے ذریعے باہمی اعتماد کی فضا پیدا ہوسکتی ہےاورعوام حکومت کی پالیسیوں کوسمجھ کرموافق یا مخالف ردعمل کا اظہار کرسکتے ہیں۔ آزاد پریس حکومتوں اور معاشروں کی نگرانی کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔معاشرے کی خرابیاں بعض افراد، اداروں کی معاشرت اور اخلاق دشمن سرگرمیاں اور حکومتوں کی چیرہ دستیاں پریس کے ذریعے ہی بے نقاب ہوتی ہیں۔آزاد پریس کسی معاشرے کا بیدار دماغ اور بینا آنکھ ہوتا ہے۔اس کے ذریعے کسی معاشرے کےاستحکام وانتشار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔''(۲۵)

۳-ذرائع ابلاغ اوراسوۂ رسولﷺ:

قرآنی اصطلاح میں رسول،فرستادہ،قاصداور پیغام برکو کہتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا نبی،فرشتہ یا کوئی اور شخص بھی ہوسکتا ہے۔جملہ انبیاءکرام کا بنیادی منصب اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ترجمانی کرنا ہےاوریہی ابلاغ ہے۔ارشاد الٰہی ہے:

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ. (۲۶)

فرشتوں اورآدمیوں میں سےہی اللہ پیغام پہنچانے کے لیےچن لیتا ہے۔

قرآن حکیم کے مطابق ہرپیغمبراللہ تعالیٰ کے احکامات بلاکم وکاست بندوں تک پہنچادیتے ہیں اوراس ابلاغ میں ذرہ بھر بھی کوتاہی نہیں کرتے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۔(۲۷)

تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہاراامانت دارخیرخواہ ہوں۔

سلسلہ رسل کی آخری کڑی،خاتم النبیین،حضوراکرمﷺ کوبھی ابلاغ کا یہی فریضہ سونپا گیا جوآپﷺ نے پوری ذمہ داری اوردیانت داری سے ادا کیا۔ارشادالٰہی ہے:

يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔(۲۸)

اے رسولﷺ، جوتجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے،اسے پہنچادےاوراگرتونے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادانہیں کیا۔

رسول اکرمﷺ نے اسی حکم الٰہی کے مطابق فریضۂ رسالت ادا کیا اوراپنی پاکیزہ زندگی میں اس دوراورمعاشرہ میں موجودذرائع ابلاغ کواستعمال کیا۔مفتی محمد شفیعؒ،مولانا اشرف علی تھانویؒ کے رسالہ 'اخبار بنی' سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی ایک تحریر 'آداب الاخبار' میں لکھتے ہیں:

''حضور سرورکائناتﷺ اورصحابہ کرامؓ اپنی اسلامی برادری کے اخبار واحوال پر مطلع ہونے اورکرنے کا

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اہتمام اس لیے فرماتے تھے کہ مطلع ہو کر مظلوم کی دادرسی، بیمار کی عیادت، ضعفاء کی اعانت محتاجوں کی امداد کرنے کے لیے ہر قسم کی مادی اور روحانی ذرائع استعمال کیے جائیں اور اگر کسی مادی امداد پر قدرت نہ ہو تو کم از کم دعا سے اس کے شریک غم ہو جائیں اور یہی تمام اسلامی تعلیمات کی روح اور مسلمانوں کی ترقیات ماضی کا راز ہے۔(۲۹)

بعثت و نبوت سے قبل ہی آپ صادق اور امین کے القابات سے سرفراز تھے۔ آپ کی صداقت و امانت کا اعتراف دشمن بھی کرتے تھے۔ نبوت سے سرفرازی کے موقع پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کے اخلاق عالیہ کو ہی بیان فرمایا۔ نبوت و رسالت کا اظہار سب سے پہلے اہل خانہ اور قریبی ساتھیوں سے کرنا۔ اظہار و اعلان کے لیے قریبی رشتہ داروں کی دعوت کرنا اور ان الفاظ کے ساتھ دعوت دینا۔ راہنما اپنے گھر کے لوگوں سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمہاری طرف خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً اللہ کا رسول (فرستادہ) ہوں۔ بخدا! تم لوگ اسی طرح موت سے دوچار ہو گے جیسے سو جاتے ہو اور اسی طرح اٹھائے جاؤ گے جیسے سو کر جاگتے ہو۔ پھر جو کچھ تم کرتے ہو تم سے اس کا حساب لیا جائے گا۔(۳۰)

ابلاغ میں کس قدر نکھار اور موقف میں کس قدر صداقت ہے۔ اسی طرح جب دوسرے مرحلے پر دعوت کا کوہ صفا پر اعلان عام کیا۔ عرب دستور کے مطابق یا صباحاہ کی پکار لگائی اور بطون قریش کو ان الفاظ کے ساتھ دعوت دی۔ ''تم لوگ یہ بتاؤ اگر میں یہ خبر دوں کہ ادھر وادی میں شہسواروں کی ایک جماعت ہے جو تم پر چھاپہ مارنا چاہتی ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے؟ لوگوں نے کہا، ہاں ہم نے آپ پر سچ کا ہی تجربہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو میں تمہیں ایک سخت عذاب سے پہلے خبردار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''(۳۱)

اسی طرح دعوت حق کے ابلاغ کے لیے آپ ﷺ عرب کے میلوں جیسے عکاظ، ذوالمجاز وغیرہ میں گئے اور مختلف قبائل کے پاس بھی تشریف لے جاتے۔

نزول قرآن کے موقع پر قرآن حکیم کی حفاظت و کتابت کا اہتمام کرنا اور کاتبین وحی کا تقرر کرنا نیز عرب کے معاشرے میں موجود لکھنے کی اشیاء جیسے چمڑہ، کھجور کی چھال، پتھر، اونٹ کی شانے کی ہڈیوں کو استعمال میں لانا، مطبوعہ و منقولہ ابلاغ کی طرف ایک قدم تھا۔

مدنی دور میں مختلف مذاہب و قبائل سے معاہدات کرنا اور ان معاہدات کو تحریری صورت میں لانا بالخصوص میثاق مدینہ کے لیے صحیفہ اور کتاب کے الفاظ استعمال کرنا صحافت و ابلاغیات کی بنیاد رکھنا ہے کہ جن کے ذریعے پورے معاشرے کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا۔(۳۲)

دعوتِ اسلام کے عالمی اور آفاقی ابلاغ کے لیے اپنے دور کے سربراہان مملکت کو خطوط تحریر کرنا اور وہاں کے رسم و رواج اور زبانوں کے ماہرین کو بطور قاصد روانہ کرنا ابلاغ کا ہی کمال ہے۔(۳۳)

فتح مکہ کے بعد وفود العرب کو دعوتِ اسلام دینا مختلف ذرائع ابلاغ کی طرف دلیل ہے۔ نیز خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ''قصوئی'' نامی اونٹنی پر چڑھ کر اسلامی تعلیمات کا خلاصہ اور انسانی حقوق کا منشور پیش کرنا، خطبات اور نمازوں میں

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مکبرین کا مقرر کرنا، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آپ کا پیغام اور آواز پہنچے۔ یہ سب عہد نبوی ﷺ کے ذرائع ابلاغ ہیں جن کو پھر یہ اعلان فرمایا، فلیبلغ الشاھد الغائب ۔(۳۴)

آپ ﷺ نے اپنے فرائض رسالت کی بجا آوری کے لیے استعمال فرمایا۔

یقیناً یہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے اور پاکیزہ صحافت کے حامل افراد کے لیے نمونۂ تقلید ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾(۳۵)

''البتہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے۔''

۴۔ ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمّہ داریاں (ایجابی پہلو):

جیسا کہ سابقہ سطور میں بیان کیا گیا کہ ابلاغ اصلاً ایک پیغمبرانہ مشن اور صحافت ایک پاکیزہ اور مقدس پیشہ ہے۔ معاشرہ میں اس کا اہم کردار ہے۔ آئندہ سطور میں ذرائع ابلاغ کے کرداراور ذمہ داریوں کو ایجابی پہلوؤں کے لحاظ سے دیکھا جائے گا۔

۴.۱ حق وصداقت کا اظہار:

ذرائع ابلاغ میں حق وصداقت کا اظہار بنیادی شرائط میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جو حق وصداقت کا منبع ہے انبیاء کرام کو اسی پیغام کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے اور انسان کو بھی حق وصداقت کے اظہار کا حکم دیا ہے۔ قرآن حکیم نے بار بار اس امر کا اظہار کیا ہے وہ سچائی، حق وانصاف کا ساتھ دیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾(۳۶)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔''

قرآن حکیم نے اس امر کی بھی صراحت کی ہے حق وانصاف پر نہ صرف قائم رہیں بلکہ اس پر کسی بھی قسم کا دباؤ قبول نہ کریں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (۳۷)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا، تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز رہو۔ اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اسی کی خبر ہے۔''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسی طرح حق بات پر گواہی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے اور شہادت کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں کہ کسی مقدمہ کے سلسلے میں پیش ہو کر گواہی دی جائے بلکہ شہادت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ آدمی جس حق سے آگاہ ہے، دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرے اور اسے نہ چھپائے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (۳۸)

''اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو شہادت چھپاتا ہے، اس کا دل گناہ میں آلود ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بےخبر نہیں ہے۔''

اسی حق وصداقت کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے ایک ارشاد میں فرمایا ہے:

أبـوهريرة رضى الله عنه : أَنَّ رسولَ الله -صلى الله عليه وسلم -قال :أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْع : خَشْيَةِ الـلـه فـي الـسِّـرِّ والـعلانية ، وكلمة العدل في الغضب والرضى ، والقصد في الفقر والـغـنـى ، وأن أَصِـلَ مَـنْ قَـطَـعَـنِي ، وأعطى مَنْ حَرَمَنِي ، وأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي ، وأن يكون صَمْتي فِكْرا ، ونُطْقِي ذِكْرا ، ونظرى عبرة ، وآمرُ بالعُرْف ، وقيل :بالمعروف. (۳۹)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے نوں باتوں کا حکم دیا ہے، اللہ کا خوف سر وعلانیہ میں، غضب اور رضا دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہوں، تنگ دستی وخوشحالی دونوں حالتوں میں اعتدال سے خرچ، جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں، جو میرے حق سے محروم کرے میں اسے اس کا حق دوں، جو میرے ساتھ ظلم کرے میں اس کو معاف کروں، میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا ذکر پر مبنی ہو، اور میں نیکی کا حکم کیا کروں۔''

اخبارات اور صحافیوں کو بعض صورتوں میں اپنے ضمیر کے خلاف کام کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں شدید مشکلات اور دباؤ سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کے حکمران اخبارات کو مجبور کرتے ہیں کہ ان کی غلط پالیسیوں کی تائید کی جائے۔اس مقصد کے لئے اشتہارات پر پابندی، مقدمات میں الجھانے، اخبار اور پریس سے ضمانت طلب کرنے اور اخبارات کا اجازت نامہ (Declaration) منسوخ کرنے کی دھمکیوں سے کام لیا جاتا ہے۔اگر اخبار یا صحافی حق گوئی کی صفت کے حامل ہوں تو ان دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بااثر لوگ، جاگیردار اور سرمایہ دار اپنی زیادتیوں کی خبریں رکوانا چاہتے ہیں۔کبھی ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے حق میں خبریں شائع کی جائیں۔اس مقصد کے لئے وہ خوشامد سے بھی کام لیتے ہیں۔دھن، دھونس اور دھاندلی کے حربے بھی استعمال کرتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے ایسے حالات میں ذرائع ابلاغ حق گوئی اور سچائی کا فریضہ جہاد سمجھ کر ادا کریں۔جیسا کہ آپ نے فرمایا:

''افضل الجهاد كلة حق عند سلطان جائر'' (۴۰) ''جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴.۲۔ ابلاغ کا مقصد نیکیوں کا فروغ اور منکرات کا خاتمہ ہے:

جب ابلاغ کا مادہ بلغ ، پہنچا دینے سے ہے اور تبلیغ و مبلّغ بھی اسی سے نکلے ہیں تو لامحالہ ابلاغ ایک پیغمبرانہ فریضہ ہے۔ نیکی کا فروغ اور برائی کی روک تھام، اسلامی معاشرت کا بنیادی اصول ہے لہٰذا ذرائع ابلاغ کو اسی اصول کی پابندی کرنا ہوگی۔ قرآن نے اس اصول کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے تو امتِ مسلمہ کے وجود کا مقصد ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قرار دیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰه﴾ (۴۱)

''تم دنیا میں بہترین امت ہو جسے انسانوں کے لیے اُٹھایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''والّذی نفسی بیده لتأمرن بالمعروف و لتنهونّ عن المنكر أولیوشكن اللّٰه ان یبعث علیكم عذابا منه فتد عونه ولا یستجب لكم'' (۴۲)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تمہیں نیکی کا ضرور حکم دینا ہوگا اور برائی سے ضرور روکنا ہوگا ورنہ عین ممکن ہو کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیج دے پھر تم اسے پکارو گے اور تمہیں جواب نہ آئے گا۔''

اس سلسلے میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

''اسلامی ریاست میں ذرائع ابلاغ کی پوری پالیسی اسی اصول کے تابع ہونی چاہیے۔ ایسی خبریں، ایسے ڈرامے، ایسے تفریحی پروگرام اور ایسی تشہیر جو نیکی کے تصور کے خلاف اور بدی کے فروغ کا ذریعہ بنیں ناقابل قبول ہیں۔ اسلامی نظریہ ابلاغ میں نیکی کا فروغ وہ اساسی پتھر ہے جس پر میڈیا کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے۔'' (۴۳)

۳۔ قلم اور الفاظ کی حرمت کا لحاظ:

قلم و قرطاس ہی علم کی بنیاد ہیں۔ قلم سے تحریر جنم لیتی ہے اور یہی تحریر مطبوعہ ذرائع ابلاغ کی بنیاد قرار پاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر قلم ،قرطاس اور تحریر کی اہمیت کا ذکر کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ﴾ (۴۴)۔ ''قلم کی قسم ہے اور اس کی جو اس سے لکھتے ہیں۔''

اسی طرح پہلی وحی میں علم و ابلاغ کے ذرائع کا تذکرہ یوں کیا ہے۔

﴿اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾ (۴۵)

''پڑھیئے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم سے سکھایا، انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قلم کے استعمال کا فن جب خود خالق کائنات نے سکھایا ہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس فن کے صحیح استعمال کی ہدایت نہ دی ہو اور اس کے غلط استعمال کے نتائج سے خبر دار نہ کیا ہو۔ مولانا مفتی محمد شفیعؒ اپنے ایک مضمون 'آداب الاخبار' میں صحافیوں اور لکھنے والوں کی ذمہ داریوں کی بابت لکھتے ہیں:

''اس باب میں سب سے زیادہ یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی بات کا قلم سے لکھنا بعینہ وہی حکم رکھتا ہے جو زبان سے کہنے کا ہے، جس کلام کا زبان سے ادا کرنا ثواب ہے، اس کا قلم سے لکھنا بھی ثواب ہے اور جس کا بولنا گناہ ہے اس کا قلم سے لکھنا بھی گناہ ہے۔ بلکہ لکھنے کی صورت میں ثواب اور گناہ دونوں میں ایک زیادتی ہو جاتی ہے کیونکہ تحریر ایک قائم رہنے والی چیز ہے، مدتوں تک لوگوں کی نظر سے گذرتی رہتی ہے اس لیے جب تک وہ دنیا میں موجود رہے گی لوگ اس کے اچھے یا برے اثر سے متاثر ہوتے رہیں گے۔ اس لیے ہر مضمون نگار کا فرض ہے کہ ہر مضمون پر قلم اٹھانے سے پہلے درج ذیل معیار پر جانچ لے۔''

۱۔ جس وقت کسی چیز کے لکھنے کا ارادہ کرے پہلے اپنے ذھن میں بٹھالے کہ اس کا لکھنا میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ثابت ہو تو قدم آگے بڑھائے ورنہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لیے گناہ میں ہاتھ رنگ کر، برائی بدشگونی کے لیے اپنی ناک نہ کاٹے۔ یہ ایک شرعی اجمالی قانون ہے جو فقط اخبار نویسی میں ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی تحریر میں ہر مسلمان کا مطمع نظر ہونا چاہیے۔

۲۔ جو واقعہ کسی شخص کی مذمت اور معائب پر مشتمل ہو اس کو اس وقت تک ہرگز شائع نہ کیا جائے جب تک حجتِ شرعیہ سے اس کا ثبوت نہ مل جائے کیونکہ جھوٹا الزام لگانا یا افتراء باندھنا کسی کافر پر بھی جائز نہیں لیکن آہ! کہ آج اہلِ قلم اس سے غافل ہیں اور اخبار کا شاید کوئی صفحہ اس سے خالی ہوتا ہو۔

۳۔ یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس معاملہ میں حجتِ شرعیہ کے لیے کسی افواہ کا عام یا کسی اخبار کا لکھ دینا ہرگز کافی نہیں بلکہ شہادت شرعیہ ضروری ہے کیونکہ دورِ حاضر کے موجودہ تمام اخبارات کے صدہا تجربات نے اس بات کو ناقابلِ انکار کر دیا ہے کہ بہت سے مضامین اور واقعات اخبارات میں شائع ہوتے ہیں اور جس شخص کی طرف سے شائع ہوتے ہیں اس غریب کو خبر تک نہیں ہوتی اور یہ صورت کبھی قصداً کی جاتی ہے اور کبھی سہواً و خطاً ہو جاتی ہے۔

۴۔ کسی شخص کے عیب یا گناہ کا واقعہ اگر حجت شرعیہ سے ثابت ہو جائے تب بھی اس کی اشاعت اور درج اخبار کرنا جائز نہیں بلکہ اس وقت بھی اسلامی فرض یہ ہے کہ خیر خواہی سے تنہائی میں اس کو سمجھایا جائے اس لیے رحمۃ للعالمین نے متعدد احادیث میں اس کی تاکید فرمائی ہے کہ اگر اپنے بھائی مسلمان کا کوئی عیب یا گناہ ثابت ہو تو اس کو رسوا نہ کرے بلکہ پردہ پوشی کرے۔(۴۶)

۴.۵۔ صحتِ خبر اور خبر کے ذرائع کی تحقیق:

اطلاعات کی فراہمی اور خبروں کی اشاعت میں بعض اوقات معمولی سی غفلت اور بے احتیاطی نہایت پریشان کن

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صورت حال پیدا کرسکتی ہے۔ کسی شخص یا گروہ کے بارے میں غلط خبر چھپ جانے سے اسے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے بدنامی اور بے عزتی بھی ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے صحتِ خبر اور اس کے ذرائع کی تحقیق وتصدیق پر بہت زور دیا ہے۔

قرآن حکیم نے اس سلسلے میں ایک سنہری اصول یہ دیا ہے۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًام بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾(۴۷)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیماں ہو۔''

مولانا مودودیؒ آیت مذکورہ کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ اصولی ہدایت دی کہ جب کوئی اہمیت رکھنے والی خبر، جس پر کوئی بڑا نتیجہ مترتب ہوتا ہو، تمہیں ملے تو اس کو قبول کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ خبر لانے والا کیسا آدمی ہے؟ اگر وہ کوئی فاسق شخص ہو یعنی جس کا ظاہر حال یہ بتا رہا ہو کہ اس کی بات اعتماد کے لائق نہیں ہے تو اس کی دی ہوئی خبر پر عمل کرنے سے پہلے تحقیق کرلو کہ امرِ واقعہ کیا ہے؟ اس حکم ربانی سے ایک اہم شرعی قاعدہ نکلتا ہے جس کا دائرہ اطلاق بہت وسیع ہے۔ اس کی رو سے مسلمانوں کی حکومت کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی شخص یا گروہ یا قوم کے خلاف کوئی کاروائی ایسے مخبروں کی دی ہوئی خبروں کی بنا پر کر ڈالے جن کی سیرت بھروسہ کے قابل نہ ہو''۔(۴۸)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے ضمن میں جب برأت وطہارت کے ثبوت میں جو آیت نازل ہوئی اس سے خبر کی تحقیق وصداقت کا پتہ چلتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْلَآ اِذْسَمِعْتُمُوْہُ قُلْتُمْ مَّایَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِھٰذَاسُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ﴾ (۴۹)

''اور جب تم نے اس خبر کو سنا تو کیوں نہیں کہہ دیا کہ ہمارے لیے ایسی بات کہنا مناسب نہیں، تیری ذات پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔''

رسول اکرم ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں سنہرا اصول یہ دیا ہے کہ محض سنی سنائی باتوں اور افواہوں پر یقین نہ کرلیا جائے۔ ارشاد گرامی ہے: کَفٰی بالمرءِ إثما اَنْ یحدِّث بکُلِّ مَا سَمِعَ (۵۰)(آدمی کے جھوٹا ہونے کی یہ دلیل کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُسے آگے بیان کردے)۔

اسی طرح خبروں کی اشاعت میں ذرائع ابلاغ کے ذمہ داروں اور اعلیٰ حکام کو خصوصی ہدایات دی گئیں ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿واِذَا جَـاءَ ھُمْ اَمْرٌمِّنَ الاَمنِ اَوِ الخَوفِ اَذَاعُوْا بِہٖ وَلَو رُدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ﴾ (۵۱)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اور جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا ڈر کی پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اُسے رسول ﷺ اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تو اس کی تحقیق کرتے ہیں جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں۔''

گویا اس آیت کے مصداق ہر خبر کی تحقیق کا ہر شخص اہل نہیں ہوتا بعض خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تحقیق خاص تحقیقی اہلیت کے مالک (Authorities) ہی کر سکتی ہیں۔ایک ذمہ دار صحافی کا کام یہ ہے کہ وہ اطمینان بخش یا خوف ناک خبر کو سنتے ہی شائع نہ کر دے بلکہ اس کی صحت کو اچھی طرح جانے، پرکھے اور اگر خود کوئی فیصلہ نہ کر سکے تو اپنے ادارے کے کسی ایسے ذمہ دار رکن سے مشورہ کرے جو خبر کی جانچ پرکھ کا ملکہ رکھتا ہو تا کہ وہ اس کے قابل اشاعت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر سکے۔(۵۲)

۴.۶ قومی وملکی سالمیت کا فروغ:

ذرائع ابلاغ کی بنیاد ذمہ داری قومی وملی یکجہتی اور سالمیت کے فروغ کے لیے اقدامات کرنا ہیں۔اسلامی معاشرہ رنگ ونسل اور وطن وجغرافیہ کے بجائے عقیدہ کی وحدت پر منظّم ہوتا ہے۔اور عقیدے ہی کی بنیاد پر افرادِ معاشرہ اخوت کے رشتے میں جڑے ہوتے ہیں۔قرآن حکیم نے اتحاد واتفاق کو بہت بڑی نعمت اور انتشار وافتراق کو لعنت سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًاوَ کُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ ﴾ (۵۳)

''اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقے میں نہ پڑو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہارے اوپر کی کہ تم ایک دوسرے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔تم آگ (تفرقہ بازی اور دشمنوں کی آگ) کے کنارے پر کھڑے تھے اور اس نے تمہیں اس آگ سے بچالیا۔''

انہی قرآنی تعلیمات کو نبی اکرم ﷺ نے عملی شکل مرحمت فرمائی۔اجتماعیت اور یکجہتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''ید اللہ علی الجماعۃ و من شذ شذ الی النار'' (۵۴)

''اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور جس شخص نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا گیا۔''

بدقسمتی سے وطن عزیز میں ایسے ذرائع ابلاغ فروغ پا رہے ہیں جو ملکی سالمیت کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔ان کے پس پردہ جہاں بیرونی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو ملک کو داخلی طور پر کمزور کرنا چاہتی ہیں وہیں مختلف گروہی، مسلکی، نسلی اور جغرافیائی تعصّبات بھی ہیں۔آئے روز پرنٹ اور الیکٹرنک میڈیا پر قومی اداروں اور ملکی سالمیت کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔حالانکہ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رسول اکرم ﷺ نے تمام قسم کی عصبیتوں کا خاتمہ فرمادیا۔

"لیس منا من دعا الیٰ عصبیة ولیس منا من قاتل علیٰ عصبیة ولیس منا من مات علی العصبیة" (۵۵)

"وہ ہم میں سے نہیں جس نے دوسروں کو کسی عصبیت کی طرف دعوت دی، وہ ہم میں سے نہیں جس نے دوسروں کے ساتھ عصبیت کی بنیاد پر لڑائی کی اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر مارا گیا۔"

ایسے حالات میں ذرائع ابلاغ کو داخلی وخارجی سطح پر ایسی فضا کو فروغ دینا چاہیے کہ لوگ نفرت وانتشار سے بچیں اور ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ آپ کا ارشاد کس قدر صورت حال کی ترجمانی کر رہا ہے۔

"لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس و یقول خیراً و ینمی خیرا." (۵۶)

"وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کروائے اور بہتر بات کرے اور اچھی بات دوسروں تک پہنچائے۔"

۵۔ ذرائع ابلاغ کا کرداراور ذمہ داریاں (سلبی پہلو)

اس سے قبل ہم نے ذرائع ابلاغ کے کرداراور ذمہ داریوں پر ایجابی پہلو سے استدلال کیا ہے ذیل میں سلبی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۵.۱ ظلم وزیادتی کی نشاندہی:

معاشرہ میں ذرائع ابلاغ کا اہم کردار 'محتسب' کا بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں جہاں بھی ظلم وزیادتی اور ناانصافی کسی فرد، طبقہ یا گردہ سے ہورہی ہو اس کی نشاندہی کرنا ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ ظلم وناانصافی کا ازالہ ہو اور عدل وانصاف کا دوردرہ ہو۔ واضح رہے یہ عمل "افشائے عیوب" میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾ (۵۷)

"اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے، الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔"

اس آیت کی تفسیر میں مشہور مفسر تابعی مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے کہ کوئی شخص کسی کی مذمت یا شکایت کرے لیکن اگر کسی پر ظلم ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ ظالم کی شکایت کرے اور اپنے معاملے کا اعلان کرے اور اس کے علم کو لوگوں پر ظاہر کرے، گویا مظلوم کو اس کا حق دلانے کے لیے حرف شکایت زبان پر لانا ضروری ہے۔ (۵۸)

قتیل دنیا میں اس سا منافق نہیں کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے، بغاوت نہیں کرتا

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں کہ اللہ ان پر عذابِ عام نازل کردے۔" (۵۹)

ایک اور حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

انصرا خاك ظالماً أو مظلوماً (٦٠)

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ مظلوم بھائی کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے، ظالم کی مدد کیسے کی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ روکنا اور اسے ظلم سے باز رکھنا، اس کی مدد ہے۔

لیکن ظالم اور ظلم کی نشاندہی میں باوقار انداز اختیار کیا جائے اور دلائل وشواہد اور حقائق سے ہی خبر و واقعہ کو سامنے لایا جائے نہ کہ کسی کی پگڑی اچھالی جائے اور ذلیل ورسوا کر کے چھوڑا جائے یہ محض (Black Mailling) ہوگا۔ جو کہ بالعموم صحافتی دنیا میں روا رکھا جاتا ہے۔

۵.۲ تجسس اور ٹوہ کی ممانعت:

وقائع نگاری (Reporting) کو ذرائع ابلاغ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ خبروں کی فراہمی کے لیے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے شعبہ ہائے خبر میں کئی وقائع نگار اور علاقائی نامہ نگار مقرر ہوتے ہیں جو مختلف ذرائع سے خبریں اکٹھی کر کے اپنے اداروں کو مہیا کرتے ہیں۔ خبر رساں ایجنسیاں جو خبریں مہیا کرتی ہیں وہ بھی نامہ نگاروں کی ہی جمع کی ہوئی ہوتی ہیں۔ وقائع نگار (Reporter) کو چاہیے کہ جب اس پر یہ بات واضح ہو جائے کہ اس تک پہنچنے یا پہنچائی جانے والی خبر یا اطلاع دروغ گوئی پر مبنی ہے تو پھر خواہ کیسی ہی دلچسپ اور سنسنی خیز کیوں نہ ہو اسے آگے نہ بڑھائے اور جھوٹ اور لغویات کو نظر انداز کرے۔ (۶۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لاَ يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ (٦٢)

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں، جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گذر جاتے ہیں۔''

اسی طرح اسلام فرد کی نجی زندگی (Privacy) کا تحفظ کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے ذرائع ابلاغ کا یہ کام نہیں وہ عیب جوئی، غیبت، بدگمانی، لوگوں کے معاملات کی ٹوہ لگانے اور کریدنے کا کام کریں۔ اسی طرح تجسس سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اسلام ریاست کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ شہریوں کے معاملات کی جاسوسی کرے یا ذرائع ابلاغ کو اس مقصد کے لیے استعمال کرے آج تفتیشی صحافت (Investigative Journalism) کہا جاتا ہے۔

اس میں اس امر کے قوی امکانات ہوتے ہیں کہ لوگوں کے عیوب بے نقاب ہوں اور وہ بلیک میل ہوں۔ اسلامی نظریے کے مطابق ذرائع ابلاغ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ افراد کی نجی زندگی کے بارے میں کھوج لگاتے پھریں (۶۳) کیونکہ قرآن حکیم نے اس کی ممانعت کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلاَ تَجَسَّسُوْا﴾ (٦٤)

''اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ تجسس کرو۔''

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مذکورہ آیت میں ولا تجسسوا، یعنی لوگوں کے بھید نہ ٹٹولو کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسروں کے خانگی اور ذاتی معاملات کی ٹٹول کر کے ان کے عیوب معلوم کرنا ایسی بد اخلاقی ہے جس سے طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"ایا کم و الظن فان اکذب الحدیث ولا تجسسوا ولا تحسسوا و لا تنا جشروا و لا تحاسدوا ولا تباعضوا ولا تدابروا و کونوا عبدا الله اخوانا" (۶۵)

"بدگمانی سے بچ کر رہو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹ بات ہے، اور نہ کسی کی راز جوئی کرو اور نہ کسی کی جاسوسی کرو اور قیمت بڑھانے کے لیے بولی دو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے بولی رکھو اور نہ باہم روگردانی کرو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔"

ایک اور موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"انک ان اتبعت عورات الناس أمسند تھم أو کدث ان تفسدھم" (۶۶)

"تم اگر لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہو گئے تو ان کو بگاڑ دو گے یا کم از کم بگاڑنے کے قریب پہنچا دو گے۔"

رسول اکرم ﷺ نے تجسس کے مقابلہ میں ستر پوشی کی تاکید فرمائی۔

"من رای عورةً فسترھا کان کمن احیا مودة" (۶۷)

"جس کسی نے کسی کا کوئی عیب دیکھا اور اسے چھپائے رکھا تو گویا اس نے اتنا بڑا کام کیا کہ گویا زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو قبرے سے نکال لیا۔"

۵.۳ فحاشی پر مبنی مواد کی روک تھام:

اسلام اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ معاشرے میں کسی بھی عنوان سے برائیوں کا چرچا ہو اس لیے اس نے فحاشی کی اشاعت کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ذرائع ابلاغ خواہ وہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا، جنس و جرائم سے متعلق خبروں، مضامین اور تصاویر کو پوری تفصیل و تزئین کے ساتھ شائع اور نشر کرتے ہیں۔ بعض اخبارات و رسائل نے با قاعدہ صفحات اور ایام مختص کر دیئے ہیں، جن میں نام نہاد ملکی و غیر ملکی اداکاروں، گلوکاروں اور خواتین کھلاڑیوں کی نیم برھنہ تصاویر شائع کرتے ہیں اور اس کو باقاعدہ آرٹ، کلچر اور شوبز کا عنوان دیا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ٹی وی، چینلز پر تفریح (Intertainment) کے نام پر کھلی بے راہ روی کو فروغ دیا جا رہا ہے اور تو اور سوشل میڈیا پر فحش مواد بالخصوص نازیبا اشتہارات غیر مطلوب (Unwantedly) موجود ہوتے ہیں۔ جس سے ناظرین پر انتہائی برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

اسلام کا معاملہ بالکل مختلف ہے اس کے پاس اخلاقی و روحانی بنیادوں پر ایک جامع معاشرتی نظام موجود ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایسی صورت میں ہمارے معاشرے کی ترجمانی کے دعویدار ذرائع ابلاغ کا مغربی معاشرے کی تقلید کرنا کسی طور پر درست نہیں ہے اس کا صاف مطلب ہم اپنے دین اور معاشرتی اقدار سے روگردانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔(۶۸)

اسلام برائی اور فحاشی کے فروغ اور اشاعت کو قطعی حرام قرار دیتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو سخت وعید سناتا ہے نیز اس امر کی صراحت بھی کرتا ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والے حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہیں ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة﴾(۶۹)

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کو دنیا وآخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔''

ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

''اس پس منظر میں جدید ذرائع ابلاغ کو دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کام فواحش کی اشاعت کے سوا کچھ نہیں۔موجودہ ذرائع ابلاغ نوجوان نسل کو عریانی، فحاشی اور جنسی بے راہ روی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔فیشن شو، اشتہارات، شوبز، ڈریس ڈیزائنگ اور گلیمر کی آڑ میں بے حیائی کا سیلاب ہے جو تمام اخلاقی قدروں کو ساتھ بہائے لے جا رہا ہے۔ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک ہر قسم کی نشریات و مناظر دکھائے جا رہے ہیں۔بین الاقوامی چینلز میں جتنی فلمی اور موسیقی کے پروگرام آوارگی پھیلانے کا بین الاقوامی ایجنڈہ ہے''۔(۷۰)

آج کے دور میں جملہ ذرائع ابلاغ (پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا) اپنی اشاعت اور ریٹنگ بڑھانے اور کاروباری لوگ اپنی تجارت اور مصنوعات کو مقبول بنانے کے لیے اشتہار بازی میں جن انسانی خواہشات کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں جنسی اور حسن کی خواہش اور طلب سرفہرست ہوتی ہے۔عورت کو ہر اشتہار کی زینت بنایا جاتا ہے۔مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں:

''ہمیں یہ لکھتے ہوئے انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ تجارتی منافع کی دوڑ میں ہماری صحافی برادری نے عفت اور اخلاق کی ہر قدر کو پامال کر ڈالا ہے، عریانی و فحاشی کو فروغ دینے میں ہر اخبار دوسرے سے آگے نکل جانے کی فکر میں ہے۔سینما کے اشتہارات کا حصہ جس قدر متعفن اور اخلاقی جذام کا حامل ہوتا ہے وہ تو کسی تشریح کا محتاج ہی نہیں، عام خبروں کا حصہ بھی بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شریف اور باحیا انسان اسے اپنے بچوں کے سامنے نہیں پڑھ سکتا، اخلاقی جرائم کی خبریں بہت ممتاز اور نمایاں کر کے شائع کی جاتی ہیں اور ان کی تفصیلات مزے لے لے کر قسط وار بیان ہوتی ہیں اور کچھ نہیں تو کسی غیر ملکی فاحشہ کی کسی معمول نقل و حرکت کی خبر شائع کرنے کے بہانے اس کی نیم عریاں تصویر شائع کر دی جاتی ہے۔لہٰذا خدا کے لیے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اپنے اخبارات کے طرز عمل پر نظر ثانی کیجئے، ان میں اخلاقی جرائم کی خبریں، فحش مضامین اور عریاں اشتہارات کو بند کیجئے، صاف ستھری صحافت کو فروغ دیجئے، قوم کو عریانیت پر مائل کرنے کی بجائے اس میں علم وادب کا پاکیزہ مذاق پروان چڑھایئے اوران میں ایک ایسا مستحکم ملی شعور پیدا کیجئے جو اس قوم کو خود داری، غیرت وحمیت اور تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن کر سکے''۔(۷۱)

رسول اکرم ﷺ نے حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور ہر طرح کی غلط کاری اور فواحش کو حرام وممنوع قرار دیا۔ آپ کا یہ فرمان کس قدر بلیغ ہے:

(آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے۔ دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، لگاوٹ کی بات چیت زبان کا زنا ہے، آواز سے لذت لینا کانوں کا زنا ہے، ہاتھ لگانا اور ناجائز مقاصد کے لیے چلنا، ہاتھ پاؤں کا زنا ہے۔ بدکاری کی یہ ساری تمہیدیں جب پوری ہو چکی ہیں تب شرم گاہیں اس کی تکمیل کر دیتی ہیں یا تکمیل کرنے سے رہ جاتی ہیں)(۷۲)

۵.۴ استہزاء، طعن وتشنیع سے گریز:

ذرائع ابلاغ کا ایک مقصد لوگوں کو تفریح مہیا کرنا بھی ہے۔ اس مقصد کے لیے مطبوعہ ذرائع ابلاغ ایسے کالم، مضامین اشعار اور کارٹون وغیرہ شائع کرتے ہیں جن کا مقصد مزاح اور ظرافت کے پیرائے میں کسی سقم یا مسئلہ کی نشاندھی یا کسی اہم شخصیت کے کمزور پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ اسی طرح برقی ذرائع ابلاغ بھی آئے روز ایسے پروگرام پیش کرتے ہیں۔ جن کا مقد لوگوں کے لیے تفریح کا سامان مہیا کرنا ہے۔

اگر چہ ذرائع ابلاغ میں اس امر کی گنجائش موجود ہے کہ ہلکے پھلکے انداز میں وہ شخصیات کے بعض پہلوؤں کی نشاندھی کرے یا مقامی وملکی مسائل کو اس اسلوب میں آگاہ کرے جس کے لیے زبان وبیان پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ الفاظ ومعانی کی نزاکتوں سے آگاہ ہو۔ سنجیدہ بات کے مضحک پہلو کو ابھارنے کی صلاحیت ہو، دوسری اہم خوبی کہ اس کے نشتر ظرافت سے کسی کی دل آزاری نہ ہو وہ طنز اور طعنہ زنی مزاح اور پھکڑ پن کے فرق کو کبھی نظر انداز نہ ہونے دے۔(۷۳)

ہمارے ہاں بیسوں چینلز ایسے ہیں جو مزاح اور تفریح کے نام پر استہزاء کرتے ہیں۔ کسی اہم شخصیت کا روپ دھار لینا، تکیہ کلام کو پکڑنا، نقل اتارنا اور طعن وتشنیع کا نشانہ بنانا عام بات ہے۔ اور اس کو تفریح کے نام پر گوارا کیا جاتا ہے۔ لیکن مزاح نگاری اور تفریح کی بھی اخلاقیات ہیں۔ کسی کا دل دکھانے، مذاق اڑانے اور تذلیل وتحقیر کو کبھی اچھا فعل تصور نہیں کیا گیا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (۷۴)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔"

حضور اکرم ﷺ نے ایسے تمام رویوں سے منع فرمایا ہے جس سے کسی مسلمان بھائی کی دل آزاری ہو۔ آپ کا ارشاد ہے:

"ان من اربی الربوا الا ستطالة فی عرض المسلم بغیر حق" (۷۵)

"تمام قسم کی زیادتیوں سے زیادہ بڑی زیادتی یہ ہے کہ کوئی شخص ناحق کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں زبان طعن دراز کرے۔"

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"ان من اکبر الکبائر استطالة المرء فی عرض رجل مسلم بغیر حق و من الکبائر السباب بالسبة" (۷٦)

"بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ انسان کسی مسلمان شخص کی عزت کو (خاک میں ملانے کے لیے) بلاوجہ زبان درازی کرے اور بڑے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ گالی کے بدلے گالی دے جائے۔"

۵.۵ سنسنی خیزی اور افواہوں سے گریز:

بلاشبہ آج کا دور تیز ترین ابلاغ کا دور ہے لمحہ بھر میں دنیا کے کسی بھی گوشے کی خبریں اور واقعات ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچ جاتی ہیں اسی سبب سے دنیا کو (Global Village) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مگر بعض اوقات اخبارات ورسائل محض سنی سنائی خبریں اور واقعات شائع کر دیتے ہیں۔ بالخصوص پاکستان میں شام کے اخبارات شہ سرخیوں کے ساتھ بے پر کی اڑتے ہیں اور معاشرے میں انارکی، انتشار اور بے یقینی کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں کی تعداد میں مشروموں کی طرح ابھرتے ہوئے ٹی وی چینلز خبریت (۷۷) (Breaking News) کی تلاش میں رہتے ہیں۔ بالخصوص ایسی خبریں یا واقعات جو سیاسی، سماجی و ثقافتی، ملکی اور غیر ملکی منظرنامے پر سرگرم (Hot Cackes) ہوتی ہیں۔ پھر تازہ ترین خبروں پر مذاکرات اور ٹاک شوز پر گرما گرم تبصرے ہوتے ہیں۔ یہ ٹاک شوز مسئلہ کو سلجھانے کی بجائے انتشار فکری پیدا کرتے ہیں۔

ایک، ڈیڑھ دھائی قبل چند ایک ہی ٹی وی چینل تھے ان پر خبروں کے اوقات مقرر ہوتے تھے۔ خبریں جمع ہوتیں، ان کی تصدیق ہوتی بعد ازاں نشر ہوتی تھیں۔ بدقسمتی سے اب ایسے چینلز موجود ہیں جو 7/24 تازہ (Live) خبریں ہی نشر کرتے رہتے ہیں۔ اگر کہیں بری خبر آجائے دھماکہ وغیرہ کی تو اس انداز میں نشر کرتے ہیں کہ جیسا پورا ملک ہی دھماکوں سے لرز اٹھا ہے۔ گلی محلے کی معمولی خبروں کو بھی یوں مرچ مصالحہ لگا کر بڑے جرائم کے انکشافات ثابت کرنے پر تلے ہوتے ہیں

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دراصل یہی سنسنی خیزی ہے، ایسے میں ذرائع ابلاغ سے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں بھی کوئی خیر کی خبر نہیں ہے۔ اور بین الاقوامی طور پر ملکی بدنامی اور برا تاثر ظاہر ہوتا ہے۔

ہر جگہ اور ہر وقت قتل و غارت، لوٹ بازاری، ڈاکہ زنی اور ظلم و زیادتی کا بازار گرم ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ میڈیا زیادہ تر منفی رجحان پیدا کر رہا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ وقائع نگار اور تبصرہ نگار بیانات کو کچھ کا کچھ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ افواہوں کا بازار گرم ہوتا ہے۔ ترقیاتی اور تجارتی منصوبے ٹھپ ہو جاتے ہیں بیرونی سرمایہ کاری کی جاتی ہے صرف یہی نہیں حکومتیں بھی عدم استحکام کا شکار ہو جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ملکی سالمیت کو بھی خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ذرائع ابلاغ کا کوئی سرے سے ضابطہ اخلاق ہی نہیں ہے قرآن حکیم نے یہ شر پسندوں کا طریقہ بتایا کہ ہر طرح کی خبریں بلا سوچے سمجھے پھیلا دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا جَآءَ هُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ وَ لَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَ اِلٰۤى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ﴾ (۷۸)

''یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں تو اسے پھیلا دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ رسول ﷺ اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو ان کے درمیان اس بات کی حیثیت رکھتے ہیں کہ اس سے نتیجہ اخذ کر سکیں۔''

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے محض سنی سنائی بات کو پھیلانے والے کو غیر معتبر اور غیر ذمہ دار شخص قرار دیا ہے۔ فرمان مبارک ہے:

''کفی بالمرء إثما ان یحدث بکل ما سمع'' (۷۹)

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی دلیل ہے کہ وہ جو کچھ سنے، آگے بیان کر دے۔''

اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے معاشرہ میں فتنہ اور فساد کو پھیلانا منافقین کا طرز عمل قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

''ان من شر الناس ذالو جھین الذی یاتی ھؤ لاء بوجہ ء ھؤلا بوجہ'' (۸۰)

''لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے جو دو منہ رکھتا ہے کچھ لوگوں کے پاس وہ ایک چہرے کے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔''

۶۔ تجاویز و سفارشات:

پاکستان ایک نظریاتی، اسلامی ملک ہے۔ مملکت پاکستان کے لیے ذرائع ابلاغ کی ایسی پالیسی کی ضرورت ہے جس سے ایک طرف اسلامی اور نظریاتی تشخص کا تحفظ ہو اور دوسری طرف عوام کو صحت مند، مثبت اور مفید معلومات مہیا کرے۔ ذرائع ابلاغ کے کردار اور ذمہ داریوں کی بابت چند تجاویز بطور سفارشات پیش خدمت ہیں:

۱۔ اخبارات و رسائل کے لیے صحافیوں اور اخباری نمائندوں کی تنظیم (PFUJ), (CPNE) اور (APNS) کی طرف سے جاری کئے گئے ضابطہ ہائے اخلاق اخباری صنعت سے متعلق مکمل دستاویزات ہیں، ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جائے۔

۲۔ اسی طرح پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) اپنے وضع کردہ مقاصد، لائسنس کی شرائط و ضوابط اور میڈیا براڈکاسٹرز و کیبل ٹیلی ویژن آپریٹرز کے لیے جاری کردہ ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ اور خلاف ورزی کرنے والے چینلز کے لائسنس فوراً منسوخ کرے۔

۳۔ الیکٹرانک میڈیا پر بالعموم جب کوئی قومی اور حساس امور سے متعلق اہم خبر نشر ہوتی ہے یا کسی واقعہ کی تفصیل منظر عام پر آتی ہیں اور عوامی ردعمل سامنے آتا ہے تب پیمرا کے ارکان حرکت میں آتے ہیں۔ حالانکہ از خود نظام کے تحت تمام نشریات اور چینلز کی مانیٹرنگ کرے اور قومی دفاعی مفاد کے خلاف نشریات کو روک لے۔

۴۔ حکومتی و سرکاری ذرائع ابلاغ بالخصوص ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کو حکومتِ پاکستان خاطر خواہ سالانہ بجٹ مہیا نہیں کر رہی جس کی وجہ سے نئے رجحانات کے مطابق پروگرام تخلیق نہیں کیے جا رہے اور پرانے ریکارڈ شدہ پروگراموں سے کام چلایا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ فن کاروں اور کارکنان کو خاطر خواہ معاوضہ جات نہیں دیئے جاتے اگر دیئے بھی جاتے ہیں تو انتہائی تاخیر سے، جس کی وجہ سے باصلاحیت افراد نجی ٹی وی چینلز کا رخ کر رہے ہیں۔

۵۔ پریس کونسل آف پاکستان، جس کا قیام صدارتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت عمل میں لایا گیا تھا، جس کے انیس ممبران تجویز کیے گئے تھے اور ایک جامع ضابطہ اخلاق بھی تشکیل دیا گیا تھا بوجوہ اس پر عمل درآمد نہیں کیا گی اس کونسل اور اس کے ضابطہ اخلاق کو قانونی شکل دی جائے۔

۶۔ اسلام، رسول اکرم ﷺ، خلفائے راشدین، امہات المومنین اور بزرگان دین کی ذات مبارک کے خلاف کوئی مواد ذرائع ابلاغ میں شائع و نشر نہ کیا جائے۔

۷۔ افواج پاکستان، بانی پاکستان، نظریۂ پاکستان اور علامہ اقبالؒ کی ذات یا افکار کے خلاف کوئی مواد شائع و نشر نہ کیا جائے۔

۸۔ کسی مذہبی فرقے کی دل آزاری پر مبنی کوئی مواد شائع نہ کیا جائے جو ہتک عزت کے قانون کی ذیل میں آتا ہو۔ نیز مذہبی، لسانی منافرت پر مبنی مواد شائع نہ کیا جائے۔(۸۱)

۹۔ گذشتہ چند سالوں سے ٹی وی چینلز پر یہ رجحان دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر ملکی ڈرامے، فلمیں جوں کی توں نشر کر رہے ہیں یقیناً ان کی تشکیل ایک خاص پس منظر میں ہوتی ہے۔ جس سے مغربی تہذیب و ثقافت نہایت تیزی سے پاکستانی معاشرے میں سرایت کر رہی ہے ان پر پابندی عائد کی جائے۔

۱۰۔ ہمارے اخبارات، ریڈیو، ٹی وی چینلز سے پہلی ہی نظر میں یہ محسوس ہونا چاہیے کہ یہ اسلامی مملکت اور معاشرے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے ذرائع ابلاغ ہیں نیز ان کی مطبوعات اور نشریات پر اسلامی چھاپ ہونی چاہیے۔

۱۱۔ ذرائع ابلاغ کا بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنے پروگراموں اور خبروں میں صداقت کو اپنائے۔ مبالغہ آمیزی اور درست اطلاعات نہ ملنے کی وجہ سے لوگ غیر ملکی ذرائع ابلاغ پر اعتماد کر رہے ہیں۔

۱۲۔ ذرائع ابلاغ کی بے محابا آزادی کو روکنے کے لیے عالمی ذرائع ابلاغ اور اقوام متحدہ کے تحت ضابطہ اخلاق تشکیل دینے کے لیے وزارت اطلاعات اور حکومت پاکستان اپنا کردار ادا کرے۔

۱۳۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر ناشائستہ اور غیر اخلاقی اشتہارات ومواد کی نشر واشاعت سے روکا جائے۔

۱۴۔ اگرچہ سوشل میڈیا اس دور کی ایک مفید ناگزیر ضرورت ہے جس سے لوگ ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں اور رابطہ میں رہتے ہیں مگر اس کا غلط استعمال بالخصوص پاکستان میں حد سے بڑھ گیا ہے۔ فرضی ناموں سے فیس بک پر اکاؤنٹس بنائے ہوئے ہیں، جہالت اور تعصب کی وجہ سے بعض لوگ سیاسی، مذہبی اور مسلکی گروہ بندی کو ہوا دے رہے ہیں۔ ایسے میں حکومت پاکستان/ پیمرا اس کے منفی استعمال کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

۱۵۔ غیر اسلامی تصورات ونظریات کو روکنے اور خاتمے کے لیے سرکاری ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا میں ایسے مردون کار لائے جائیں جو اخلاقی، فکری، علمی اور عملی لحاظ سے اسلامی تعلیمات سے مخلص اور وفادار ہوں۔

۱۶۔ ایسا بورڈ تشکیل دیا جائے جو فلمی ایوارڈ کی طرح اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کی مثبت سرگرمیوں پر ایوارڈ دینے کی سفارش کرے۔(۸۲)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ النحل،۱۶:۳۵
۲۔ الاحزاب،۳۳:۴۶
۳۔ المائدۃ،۵:۲۷
۴۔ ابراھیم،۱۴:۵۲
۵۔ مسلم،الجامع الصحیح،حدیث نمبر۱۲۱۸
۶۔ بخاری،کتاب الحج،باب الخطبۃ ایام منی ۲۸۵
۷۔ لوئیس مالوف،المنجد بذیل مادہ ب ل غ،خزینہ علم وادب،الکریم مارکیٹ اردو بازارلاہور،ص ۷۰
۸۔ لغات القرآن،ص ۴۶ نیز دیکھئے: اصفہانی ، راغب،مفردات القرآن، کتاب الباء، حنیف ندوی ،لسان القرآن،علم وعرفان پبلیشرز اردوبازارلاہور،۱۹۹۸ء
۹۔ المائدہ،۵:۶۷
۱۰۔ ھود،۱۱:۵۷
۱۱۔ ابراھیم،۱۴:۵۲
۱۲۔ الاحزاب،۲۳:۳۹
۱۳۔ النور،۲۴:۵۲
۱۴۔ خالدعلوی،ڈاکٹر،اسلام کا معاشرتی نظام،الفیصل ناشران وتاجران کتب،اردوبازارلاہور،۲۰۰۵ء،ص ۳۹۸
۱۵۔ سعدی،نفیس الدین،ابلاغ عامہ اوردورجدید،ڈیسنٹ پریس کراچی،۱۹۸۶ء،ص ۱۳
۱۶۔ ایضاً،ص ۵
۱۷۔ شمس الدین،ڈاکٹر،ابلاغ عامہ کی نئی جہتیں،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،اسلام آباد،۲۰۰۹ء،ص ۲
18. Emery, Alt, E., Introduction to Mass Communication, London, 1979,P. 8
۱۹۔ ابن منظور،لسان العرب،دارصادر بیروت،۱۹۶۱ء،جلد۹،ص ۴۸۷
۲۰۔ اردودائرہ معارفِ اسلامیہ،دانش گاہ پنجاب لاہور،۱۹۷۲،ج ۱۲،ص ۶۷
21. Collier's Encyclopedia, The Cronell-Collier Publishing Company, 1963, 13/642
۲۲۔ الرحمٰن:۵۵،۳۔۴
۲۳۔ العلق:۹۶،۳۔۵
۲۴۔ خالدعلوی،اسلام کا معاشرتی نظام،ص ۴۰۴
۲۵۔ خالدعلوی،اسلام کا معاشرتی نظام،ص ۴۰۵
۲۶۔ الحج:۲۲،۷۵
۲۷۔ الاعراف:۷،۶۸
۲۸۔ المائدۃ:۵،۶۷
۲۹۔ محمد شفیع،مفتی،آداب الاخبار درکتاب صحافت اوراس کی شرعی حدود،ادارہ اسلامیات لاہور،۲۰۰۳،ص ۲۱
۳۰۔ مبارک پوری،صفی الرحمٰن،الرحیق المختوم،المکتبۃ السّلفیہ،شیش محل روڈ لاہور،ص ۱۱۳
۳۱۔ ایضا،ص ۱۱۴
۳۲۔ میثاق مدینہ کے تفصیلات کے لیے دیکھیے : ڈاکٹر محمد حمیداللہ، مجموعہ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ، دارالنفائس بیروت، ۱۹۸۳ء
۳۳۔ محبوب رضوی،سید،مکتوبات نبوی،نذیر سنز اردو بازارلاہور،۲۰۰۴ء
۳۴۔ نثاراحمد،ڈاکٹر،خطبۃ حجۃ الوداع، کتاب سرائے لاہور۔
۳۵۔ الاحزاب:۳۳،۲۱
۳۶۔ التوبۃ ۹:۱۱۹
۳۷۔ النساء:۴،۱۳۵
۳۸۔ البقرۃ:۲،۲۸۳
۳۹۔ ابن الاثیر،مجدالدین: جامع الاصول فی احادیث الرسول،حدیث نمبر۹۳۱۷
۴۰۔ الطبرانی: المعجم الاوسط،حدیث نمبر۶۸۲۴؛ نیز البوصیری:احمد بن ابی بکر:اتحاف الخیرۃ المھرۃ،۸/ ۶۸،حدیث نمبر:۷۴۹۲
۴۱۔ آل عمران:۳،۱۱۰
۴۲۔ ترمذی،ابواب الفتن ، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ۲/ ۳۹
۴۳۔ اسلام کا معاشرتی نظام،ص ۴۱۷
۴۴۔ القلم:۶۸،۱
۴۵۔ العلق:۹۶،۳۔۵
۴۶۔ محمد شفیع،مفتی،آداب الاخبار درکتاب صحافت اوراس کی شرعی حدود،ادارہ اسلامیات لاہور،۲۰۰۳،ص ۳۵۔۳۷

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۷۔ الحجرات:۴۹،۶

۴۸۔ مودودی، ابوالاعلی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور،۱۹۸۴ء، ج۵،۴۷

۴۹۔ النور:۲۴،۱۶

۵۰۔ مستدرک حاکم، کتاب العلم،۱/ ۱۹۵، حدیث نمبر:۳۸۲؛ نیزالسیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور،۲/ ۶۸۴

۵۱۔ النساء:۴،۸۳

۵۲۔ زینی، عبدالسلام، اسلامی صحافت، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی،۱۹۹۰ء، ص۱۳۵

۵۳۔ آل عمران:۳،۱۰۳

۵۴۔ مستدرک حاکم، کتاب العلم، حدیث نمبر۳۹۱؛ نیزالترمذی: السنن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، حدیث نمبر۲۱۶۶

۵۵۔ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی العصبیۃ

۵۶۔ البخاری، محمدبن اسماعیل: الادب المفرد،۱/ ۱۳۹، حدیث نمبر:۳۸۵

۵۷۔ النساء:۴

۵۸۔ روح المعانی بحوالہ تفسیر معارف القرآن، دارالاشاعت، کراچی

۵۹۔ الترمذی: السنن، نزول العذاب اذالم یغیر المنکر، حدیث نمبر:۲۱۶۸

۶۰۔ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البروالصلۃ، باب نصرالاخ ظالما اومظلوما۔

۶۱۔ زینی، عبدالسلام، اسلامی صحافت، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی،۱۹۹۰ء، ص۱۳۵

۶۲۔ الفرقان:۲۵،۷۳

۶۳۔ اسلام کا معاشرتی نظام، ص۱۴۳

۶۴۔ الحجرات:۴۹،۱۲۔۱۳

۶۵۔ بخاری، کتاب الادب، باب ماینہی عن التحاسد،۲/ ۸۹۶

۶۶۔ ابن الاثیر، الجزری،

۶۷۔ مسلم، کتاب البر، باب تحریم الکذب وبیان مایباح منہ

۶۸۔ اسلامی صحافت، ص۱۳۵

۶۹۔ النور:،۱۹

۷۰۔ اسلام کا معاشرتی نظام، ص۴۲۷

۷۱۔ عثمانی، محمدتقی، مدیران جرائد سے، ماہنامہ البلاغ، ماہ صفر،۱۳۹۶ھ، درمشمولہ کتاب صحافت اوراس کی شرعی حیثیت، حوالہ مذکور، ص۱۰۔۱۳

۷۲۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، حدیث نمبر۸۶۶۱

۷۳۔ اسلامی صحافت، ص۱۸۲

۷۴۔ الحجرات،۴۹:۱۱

۷۵۔ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ؛ نیزالسنن الکبری للبیہقی: باب من تجوز شہادتہ ومن لاتجوز، حدیث نمبر:۴۳۵۱

۷۶۔ سنن ابی داوود، باب فی الغیبۃ، حدیث نمبر:۴۸۷۹

۷۷۔ صحافت کی دنیا میں خبر، معمول کی بات کونہیں کہتے بلکہ غیرمعمولی، انسانی دلچسپی کی چیزکوکہتے ہیں۔ مثلاً صحافت کے باوا آدم لارڈ نارتھ کلف سے جب سوال کیا گیا تو انہوں نے کہاں، اگرکتا نسان کو کاٹے تو یہ کوئی خبرنہیں لیکن اگرانسان کتے کوکاٹ لے تو یہ خبرہے۔ دیکھیے: عبدالسلام خورشید، فن صحافت، مکتبہ کارواں، کچہری روڈ لاہور،۱۹۷۲ء، ص۳۲

۷۸۔ النساء،۴:۸۳

۷۹۔ مستدرک حاکم، کتاب العلم،۱/ ۱۹۵، حدیث نمبر:۳۸۲؛ نیزالسیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور،۲/ ۶۸۴

۸۰۔ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب ماقیل الوجہین۔

۸۱۔ احسن اخترناز، ڈاکٹر، صحافتی اخلاقیات(Press Ethics)عظیم اکیڈمی، اردوبازارلاہور،۲۰۰۵ء، ص۵۳

۸۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: سفارشات برائے ذرائع ابلاغ عامہ دررپورٹ معاشرتی اصلاحات، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومت پاکستان، اسلام آباد،۱۹۹۳ء، صفحات ۹۷۔۱۰۱

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.